### فصل اول

### تجوید کی اہمیت و ضرورت

# تمہید:

قرآن کریم ’’ھدی اللناس اور ھدی اللمتقین‘‘ کی امتیازی شان کے ساتھ نازل ہونے والی تمام آسمانی کتب و صحائف میں سے افضل ترین کتاب ہے جو حضور نبی کریم، خاتم النبیین، رحمۃ اللعالمین ﷺ پر نازل ہوئی۔یہ کتاب تمام کتب سماویہ میں افضل ترین کتاب ہے ،اور آسمان سے اترنے والی تمام وحیوں میں عظیم ترین وحی ہے۔ اللہ رب العالمین نے پوری امت کو ایک جسم کی مانند بنایا اور قرآن پاک کواسکی روح بنائی۔چنانچہ ارشاد باری تعالی ہے

وَ كَذٰلِكَ اَوْحَیْنَا اِلَیْكَ رُوْحًا مِّنْ اَمْرِنَاؕ(الشوری٥٢:٤٢)

ترجمہ:”یونہی ہم نے تمہیں وحی بھیجی ایک جانفزا چیز اپنے حکم سے“

دوسرے مقام پراللہ عزوجل نے اس قران کو نور قرار دیاچنانچہ ارشاد فرمایا:

یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَكُمْ بُرْهَانٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَ اَنْزَلْنَاۤ اِلَیْكُمْ نُوْرًا مُّبِیْنًا(النساء۱۷٤:۴ )

ترجمہ :”اے لوگو بے شک تمہارے پاس اللہ کی طرف سے واضح دلیل آئی اور ہم نے تمہاری طرف روشن نور اُتارا “

یہ وہی کلام ہےجسکواللہ تعالٰی نےلوگوں کےلئےشفاءقرار دیا، چنانچہ ارشاد باری تعالی ہے

”وَ نُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّ رَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ وَ لَا یَزِیْدُ الظّٰلِمِیْنَ اِلَّا خَسَارًا(الاسراء٨٢:١٧)“

ترجمہ:”اورہم قراٰن اتارتےہیں وہ چیزجوایمان والوں کےلئےشفاء اور رحمت ہے اور اس سے ظالمو ں کو نقصان ہی پڑتا ہے“

اور یہ وہ عظیم کتاب ہے جس کے محض الفاظ کی تلاوت بلا فہم بھی باعثِ اجرو ثواب، قربِ خداوندی اور عین عبادت ہےاوراس قراٰن کی ہیبت کو یوں بیان کیا گیا کہ اگر اس کو پہاڑ پر نازل کیا جاتا تو پہاڑ ریزہ ریزہ ہو جاتا۔ جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے

”لَوْ اَنْزَلْنَا ہٰذَا الْقُرْاٰنَ عَلٰی جَبَلٍ لَّرَاَیْتَہٗ خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْیَۃِ اللّٰہ (الحشر٢١:٥٩) “

ترجمہ:” اگر ہم یہ قرآن کسی پہاڑ پر اتارتے تو ضرور تو اسے دیکھتا جھکا ہوا پاش پاش ہوتا اللہ کے خوف سے “

حضرت سیدنا فاروق اعظم عمر بن خطاب ﷜فرماتے ہیں کہ رسول اللہ﷐نے فرمایاِ:

”إِنَّ اللهَ يَرْفَعُ بِهَذَا الْكِتَابِ أَقْوَامًا، وَيَضَعُ بِهِ آخَرِينَ“[[1]](#footnote-1)

ترجمہ: ” بے شک اللہ تعالیٰ اِس قرآن مجید کے ذریعے کچھ قوموں کو سر بلند کرتا ہے اوکچھ کو گرا دیتا ہے “

حضرت سیدنا عبداللہ ابن مسعود﷜ روایت فرماتےہیں کہ رسول اکرم نور مجسم شفیع معظم ﷺنے ارشاد فرمایا:

” إِنَّ هَذَا الْقُرْآنَ مأدُبَۃَاللّٰہِ فَتَعَلَّمُوْامِنْ مَادُبَتِہ مَا اسْتَطَعْتمْ، إِنَّ هَذَا الْقُرْآنَ هُوَ حَبْلُ اللهِ، وَالنُّورُ الْمُبِينُ، وَالشِّفَاءُ النَّافِعُ، عِصْمَةٌ مَّنْ تَمَسَّكَ بِهِ،وَنَجَاةٌ مَّنْ تَبِعَهُ۔“[[2]](#footnote-2)

ترجمہ : ”بے شک یہ قرآن اللہ تعالی کے دعوت کا دسترخوان ہے تو تم اللہ کے دسترخوان سے سیکھو جتنی تمہاری استطاعت ہے،بے شک یہ قرآن اللہ کی رسی ہے اور نور مبین ہے اور شفا ءنافع ہے، جس نے اِس کو مضبوطی سے پکڑااُس کیلئے حفاظت ہے اور جو اِس کی پیروی کرے گا اُس کیلئے نجات ہے“

یہی وجہ تھی کہ رسول اللہ ﷺاپنے گورنروں کو حکم ارشاد فرماتےکہ لوگوں کو قرآن مجید سکھائیں ، چنانچہ حضرت ابو موسیٰ ﷜سے روایت ہے؛

عن أَبی موسی ﷜أَنّ رَسُوْلَؐؐ اللّٰہِ ﷺبَعَثَ مُعَاذًا وَ أَبَا مُوْسٰی إِلَی الْیَمَنِ وَأَمَرَ ھُمَا أَنْ يُّعَلِّمَا النَّاسَ الْقُرْآن[[3]](#footnote-3)

ترجمہ : کہ حضرت ابو موسیٰ ﷜سے روایت ہے ؛کہ رسول اللہ ﷺنے حضرت معاذ اور حضرت ابوموسیٰ ﷜کو یمن کا گورنر بنا کر بھیجا تو ان کو حکم دیا کہ ” یہ کہ لوگوں کو قرآن کی تعلیم دینا “

المختصر یہ کلا م مجیددین حنیف کی لسان ،شریعت اسلامیہ کا قانون اور لغت عربی کی قاموس ہے ۔یہی ہمارا پیشوا اور امام ہے۔ہم اپنی زندگی میں اسی کے ذریعے ھدایت پاتے ہیں اور اسی کے مطابق فیصلہ کرتے ہیں ،اسکے اوامر پر عمل کرتے ہیں اور اسکی نواھی سے اجتنا ب کرتے ہوئےاسکی مقرر کردہ حدود کے پاس ہم رک جاتے ہیں ہماری سعادت مندی کا دارو مدار اس کے روشن و منور طریقے پر چلنے او ر اس کے احکامات پر سر تسلیم خم کرنے میں ہے ۔اور ہماری شقاوت کی وجہ اسکے طریقے سے بغاوت اور اسکی تعلیمات سے دوری میں ہے۔

# علم تجوید کی اہمیت:

اس میں کوئی شک نہیں کہ تمام امتوں میں بہترین امت محمدیہ علی صاحبہا وعلیہ السلام ہے اور انکی کتاب (قران مجید)تمام کتب میں عظیم الشان اور افضل ترین کتاب ہے ، جب قران پاک اتنی عظیم الشان ہے توہمیں چاہئے کےہم اس کے فیوض و برکات سے مستفیض ہوں، لھذاقران مجید برھان رشید کے فیوض و برکات سے صحیح طور پر مستفیض ہونے کے لئے بنیادی طور پر دو چیزوں کو اپنی عملی زندگی میں لانا لازمی ہو گا ، پہلی چیز ادبِ رسول ﷺہے اور دوسری چیز وابستگیٔ قرآن ہے ، وابستگیٔ قرآن سے مُراد کثرتِ تلاوت ہے ، اُس کے معانی و مفاہیم میں غور و فکر کرنا اور پھر اُس پر عمل پیرا ہونا ہے -۔وابستگیٔ قرآن کیلئے یہ لازمی ہے کہ اُسے درست تلفظ کے ساتھ پڑھا جائے-یعنی جس لغت میں قرآن مجید نازل کیا گیا ہے اِس کا تلفظ بھی اُسی لب و لہجے میں ادا کیا جائے، اللہ تعالیٰ کو بھی یہی پسند ہے۔ جیساکہ حضرت زید بن ثابت ﷜سے روایت ہے،کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

” إنّ الله تَعَالٰى يحِبُّ أنْ يُقْرَأَ القُرْآن كما أُنْزِلَ“ [[4]](#footnote-4)

ترجمہ:”بے شک اللہ تعالیٰ (اِس بات کو ) پسند فرماتا ہے کہ قرآن کو اُسی طرح پڑھا جائے جس طرح اُسے نازل کیا گیا ہے“

قرآن مجید نہایت فصیح عربی میں نازل ہوا ہے ،اس بات کا اعلان خود اللہ عزوجل نے قران میں فرمایا؛

اِنَّاۤ اَنْزَلْنٰهُ قُرْءٰنًا عَرَبِیًّا لَّعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ(یوسف١٢:٢)

ترجمہ :”بےشک ہم نے اسے عربی قرآن اتارا کہ تم سمجھو“

دوسرےمقام پر ارشاد فرمایا؛

بِلِسَانٍ عَرَبِیٍّ مُّبِیْنٍؕ(الشعراء١٩٥:٢٦)

ترجمہ: (اور بےشک یہ قرآن رب العالمین کا اُتارا ہوا ہے)روشن عربی زبان میں

جب قران کا نزول عربی میں ہواتو اسکا تلفظ بھی وہی ہوناچاہےجو نبی اکرم نور مجسم ﷐اور ان خالص عربوں کا تھا ،اور سرکار دوعالم ﷐نےقران پاک کو عربی میں پڑھنے کا حکم دیا،چنانچہ حضرت حذیفہ بن یمانؓ رسول اللہ ﷺسے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺنے ارشاد فرمایا؛

اِقْرَءُوا الْقُرْآنَ بِلُحُونِ الْعَرَبِ وَأَصْوَاتِهَا

ترجمہ :”قرآن مجید کو عرب کے لہجوں اورآوازوں سے پڑھو“[[5]](#footnote-5)

توعرب کے لب و لہجے میں پڑھنے کیلئے عربی زبان کے قواعد و ضوابط پر عمل کرنا ضروری ہے۔عربی قواعد و ضوابط کے ساتھ پڑھنے کو اہل فن علمِ تجوید و قراءت کہتے ہیں

تو اسی علم ہی کے ذریعے قران عظیم الشان کونبی رحمت شفیع امت ﷐اور عربوں کے لہجے میں پڑھنا ممکن ہے۔ امام المجودین علامہ شمس الدین ابوالخیرمحمد بن محمد ابن الجزری الشافعی (المتوفی: 833ھ)تجو ید کی اہمیت کو اپنی کتاب

﴿التمھید فی علم التجوید﴾میں اسطرح بیان فرماتے ہیں کہ علوم میں سب سے افضل ترین علم اللہ عزوجل کا کلام ہے،اور کلام مقدس کے جملہ علوم میں سے جس علم کو تقدیم حاصل ہے وہ علم تجوید ہےچنانچہ آپ﷬ فرماتے ہیں؛

فَانَّ اَوْلی الْعُلُومِؐؐذِکْرًا وَفِکْرًا،وَأشْرَفُھَامَنْزِلَۃًوَقَدْرًا،أَعْظَمُھَاذُخْرًا وَفَخْرًا،کَلَامُ مَنْ خَلَقَ مِنَ الْمَاءِبَشَرًافَجَعَلَہٗ نَسَبًاوَّصِھْرًا،وَإِنَّ أَوَّلَ مَا قُدِّمَ مِنْ عُلُوْمِہٖ مَعْرِفَۃُ التَّجْوِیْدِ وَإِقَامَۃُأَلْفَاظِہٖ[[6]](#footnote-6)

ترجمہ:

اسی طرح نبی اکرم نور مجسم شفیع معظم ﷐نے قران عظیم الشان کو احسن انداز میں پڑھنے کا حکم دیا،ظاھر ہے وہی شخص کلام مقدسہ کو حسین انداز میں پڑھ سکتا ہے جو علم تجوید کے قواعد سے واقف ہو،چنانچہ روایت ہے کہ اللہ کے رسول﷐ کا ارشاد ہے

عن البراء بْنِ عازب﷜ قاَل قَال رسول اللہ ﷺزَیِّنُوالْقُرْاٰنَ بِاَصْوَاتِکُمْ[[7]](#footnote-7)

ترجمہ : سیدنا براء بن عازب ﷜کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا”کہ اپنی آواز سے قرآن کو مزین کرو ۔ “

دوسرے مقام پر ارشاد فرمایا؛

عن البراء بْنِ عازب﷜ ،قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺیَقُوْلُ” حَسِّنُو الْقُرْآنَ بِاَصْوَاتِکُمْ فَاِنَّ الصَّوْتَ الْحَسَنَ یَزِیْدُالْقُرْاٰنَ حُسْنًا“

ترجمہ :”اچھی آواز سے قرآن کوپڑھو کیونکہ اچھی آواز قرآن کریم کے حسن کو بڑھا دیتی ہے۔“[[8]](#footnote-8)

یہ علم تجوید ہی ہے جس کے قواعد کی رعایت سے تلاوت کا حسن اور خوبصورتی بڑھ جاتی ہے۔ قرآن مجید کو جتنا خوش الحانی اور درد بھری آواز کے ساتھ پڑھا جائے کیونکہ اللہ عزوجل کو یہی پسند ہےجیسا کہ حضرت فضالہ بن عبید ﷜سے روایت ہے کہ محبوب کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

عن فضالۃ بن عبید﷜ قال قال رسول اللہ ﷺ لِلّٰہِ اَشَدُّ اذُنًاالَی الرَّجُلِ الْحَسَنِ الصَّوْتِ بِا الْقُرْاٰنِ مِنْ صَاحِبِ الْقَیْنَۃِ الَی قَیْنَتِہٖ[[9]](#footnote-9)

ترجمہ :”جتنے شوق کے ساتھ کوئی شخص اپنی کنیز کا گانا سنتا ہے ،بیشک اللہ تعالیٰ اس سے زیادہ پسندیدگی کے ساتھ (اپنے) بندے کا قرآن سنتا ہے جو اُسے خوش آوازی سے ساتھ پڑھے“

اسی طرح امام المجودین علامہ شمس الدین ابوالخیرمحمد بن محمد ابن الجزری الشافعی (المتوفی: 833ھ)اپنی تصنیف ﴿النشر فی قراءت العشر ﴾اور﴿التمھیدفی علم التجوید﴾ میں فرما تے ہیں؛

فالتجویدھو حلیۃ التلاوۃ،وزینۃ القراءۃ[[10]](#footnote-10)

ترجمہ:”علم تجوید تلاوت کازیور ہے اور قراءت کی زینت ہے“

اسی طرح امام جلال الدین السیوطی (المتوفى:911ھ) ﴿الاتقان فی علوم القرآن﴾میں، امام المجودین علامہ شمس الدین ابوالخیرمحمد بن محمد ابن الجزری الشافعی (المتوفی: 833ھ)اپنی کتاب ﴿النشر فی قراءت العشر ﴾میں فرماتے ہیں:

لَا شَكَّ أَنَّ الْأُمَّةَ كَمَا هُمْ مُتَعَبِّدُونَ بِفَهْمِ مَعَانِي الْقُرْآنِ وَإِقَامَةِ حُدُودِهِ هُمْ مُتَعَبِّدُونَ بِتَصْحِيحِ أَلْفَاظِهِ وَإِقَامَةِ حُرُوفِهِ عَلَى الصِّفَةِ الْمُتَلَقَّاةِ مِنْ أَئِمَّةِ الْقُرَّاءِ الْمُتَّصِلَةِ بِالْحَضْرَةِ النَّبَوِيَّةِ ۔

ترجمہ:”بلا شبہ اُمت مسلمہ جس طرح معانی قرآن کے فہم اور حدودقرآنی کے نفاذ میں پابند ہے اِسی طرح وہ قرآن کے الفاظ کی تصحیح اور انہیں اُسی طریقہ وصفت پرادا کرنے کی بھی پابند ہے ،جس طرح قراءت کے ائمہ کو ادا کرتے ہوئے دیکھا، جن کا سلسلہ سندحضور نبی کریم ﷺتک متصل ہے“[[11]](#footnote-11)

مذکورہ بالا احادیث اور اقوال علماء سےروز روشن کی طرح واضح ہوگیا کہ اللہ اور اسکے رسول کا حکم یہی ہے قران عظیم الشان کو تجوید کے ساتھ احسن انداز میں پڑھا جائے،اور یہ اسی وقت ممکن ہے کہ جب اس علم کے اصول و ضوابط معلوم ہو۔لھذا علم تجوید ہی اللہ اور اسکے رسولﷺکے حکم پر عمل کرنے اور انکی رضامندی کے حصول کا ذریعہ ہے۔

## علم تجوید کا مأخذ:

جب کسی شئ کی اہمیت کا اندازہ لگانا ہوتو اسکی اصل کی طرف رجوع کیا جاتا ہے کہ یہ کہاں سے مأخوذ ہے ،کیونکہ اصلِ شئ کی عظمت شئ کے عظیم ہونے پر دلالت کرتی ہے [[12]](#footnote-12)۔تو اسی طرح علم تجوید بھی ان علوم میں سے ہے ،جن کا مأخذاصول ثلاثہ(قران،حدیث پاک اور اجماع امت) ہیں۔ یعنی یہ وہ علم ہے جو قران ، حدیث اور اجماع امت سے ثابت ہیں۔جو کہ درج ذیل ہیں؛

## قران سے علم تجوید کا ثبوت:

قران میں اللہ عزوجل کا ارشاد ہے

وَرَتَّلْنَاہُ تَرْتِیْلًا (الفرقان٣٢:٢٥ )

ترجمہ:ہم نے اسے ترتیل کے ساتھ نازل کیا ہے

چنانچہ دوسری جگہ ارشاد ہے

وَرَتِّلِ الْقُرْآنَ تَرْتِیْلًا(المزمل٤:٧٣)

ترجمہ:اور قرآن کی تلاوت اطمینان سے صاف صاف کیا کرو

تاج القراء شیخ محمود بن حمزة بن نصر، ابو القاسم برهان الدين الكرمانی (المتوفى: 505ھ) ﴿غرائب التفسير وعجائب التأويل ﴾میں ترتیل کا معنی بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں؛

وهو أداء الحروف وحفظ الوقوف‎[[13]](#footnote-13)

ترجمہ:” اور وہ ( ترتیل سے مراد) حروف کی (دُرست ) ادائیگی اور وقوف کی حفاظت کرنا “

امام جلال الدین السیوطی (المتوفى:911ھ) ﴿الاتقان فی علوم القرآن﴾اس آیت کے بارے فرماتے ہیں ؛

وعن علیٍّ فی قولِہٖ تعالی﴿ وَرَتِّلِ الْقُرْآنَ تَرْتِیْلًا﴾قال :الترتیل:تجوید الحروف ومعرفۃ الوقوف[[14]](#footnote-14)

حضرت مولیٰ علی شیرخدا کرم اللہ وجہ الکریم سے خداوند تعالی کےاس قول﴿ وَرَتِّلِ الْقُرْآنَ تَرْتِیْلًا﴾اس قول کے بارے میں روایت ہے کہ آپ ﷜نے فرمایا : ”ترتیل حروف کے عمدہ طور پر ادا کرنے اور وقف کے پہچاننے کا نام ہے

شاعر کہتا ہے؛

إمامُ هذي الأمة الحبر علِيٍّ قد فسر الترتيل في ورتّل

بأنـــه التجـــويــد للحــروف ضم إلــى معرفة الوقوف

ترجمہ:”اس امت کے بلند پایہ عالم مولی علی المرتضی کرم اللہ وجہہ نےسورۃ المزمل کی آیت﴿ وَرَتِّلِ الْقُرْآنَ تَرْتِیْلًا﴾ میں واردلفظ "الترتیل” کی ان الفاظ کے ساتھ تفسیر کی ہے ،کہ ادائیگی حروف کی تجوید کے ساتھ اور وقوف کی معرفت کو ترتیل کہا جاتا ہے“

مُفسر قرآن جامع المعقول والمنقول شیخ احمد المعروف ملاں جیون الحنفی (المتوفی:1130ھ)، ﴿ تفسیراتِ احمدیہ﴾میں ترتیل کی تفسیر میں لکھتے ہیں

و ھو ما نقل عن علی رضی اللہ تعالی عنہ رعایۃ الوقوف واداء المخارج [[15]](#footnote-15)

ترجمہ:”اور ترتیل کا معنی جو سیدنا حضرت علی ﷜سے نقل کیا گیا ہے وہ یہ ہے کہ ترتیل سے مراد (حروف کو) مخارج سے ادا کرنا اور وقوف کی رعایت کرنا ہے“

امام فخرالدین محمد بن عمر رازی (المتوفى: 606ھ) ﴿ تفسیر کبیر ﴾ میں ترتیل کی تفسیر میں لکھتے ہیں

قَالَ الزّجَّاجُ:وَ رَتِّلِ الْقُرْآنَ تَرْتِيلًا، بَيِّنْهُ تَبْيِينًا وَالتَّبْيِينُ لَا يَتِمّ بِأَنْ يَعْجَلَ فِي الْقُرْآنِ، إِنَّمَا يَتِمّ بِأَنْ يَتَبَيَّنَ جَمِيعُ الْحُرُوف، وَ يُوَفِّيَ حَقَّهَا مِنَ الْإِشْبَاعِ

ترجمہ:” (امام)زجاج نے فرمایاکہ ترتیل کا معنی تبیین ، یعنی بیان کرنا، اور قرآن مجید کو جلدی جلدی پڑھنے سے تبیین نہیں ہوتی ، (بلکہ) یہ صرف اُس وقت ہوتی ہے جب تمام حروف کو اُن کے مخارج سے واضح طور پر ادا کیا جائے ، اور اُن حروف کے ظاہر کرنے کا حق پورا کیا جائے“[[16]](#footnote-16)

امام الکبیر محدث شہیرامام ابی جعفر محمد بن جریر الطبری تفسیر طبری میں فرماتے ہیں

قولہ ورتل القران ترتیلا یقول جل و عز وبین القران اذا قراتہ تبیینا وترسل فیہ ترسلا[[17]](#footnote-17)

ترجمہ :”اللہ رب العالمین کا فرما ن ﴿ ورتل القران ترتیلا﴾ کی تفسیر یہ ہےکہ اللہ عزوجل فرماتا ہے جب تم قران پڑھو تو اسے خو ب واضح کرکے پڑھواورآہستہ آہستہ خوب درستی کے سات پڑھو “

علامہ ابو البركات عبد الله بن احمد بن محمود النسفی (المتوفى: 710ھ) اپنی تفسیر ﴿ تفسیر مدارك التنزيل ﴾ میں ترتیل کا معنی بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

إِقْرَأْعَلٰی تُؤدۃٍ بِتَبْیِیْنِ الْحُرُوْفِ وَ حِفْظِ الْوُقُوْفِ وَأَشْبَاعِ الْحَرَکَاتِ تَرْتِیْلًاھُوَ تَاکِیْدٌ فِیْ إِیْجَابِ الْاَمْرِبِہٖ أَنَّہٗ لَا بُدَّ مِنْہُ لِلْقَارِئِ[[18]](#footnote-18)

یعنی حروف کو واضح ادا کرکے پڑھیں اور وقوف کاخیال رکھیں اورقوانین کے مطابق حرکات کو پُر کرکے پڑھیں {تَرْتِيْلًا} خوب ٹھہر ٹھہر کر پڑھنا، یہ امر کے وجوب کی تاکید ہے اور دوسرا یہ کہ قرآن مجید پڑھنے والے کیلئے تصحیح حروف کے ساتھ پڑھنا ضروری ہے

صاحب سواک رسول ا للہ ،حضرت سیدنا عبداللہ بن مسعود ﷠کا فرمان ہے کہ؛

عن ابن مسعود﷟ قال لا تُنثّرُوه نثرَ الرَّمل ولا تُهذُّوه هذ الشعر ، قفُّوا عند عجائبه ، وحرِّكوا به القلوبَ ، ولا يكن هم أحدكم آخر السورة . رواه البغوي [[19]](#footnote-19)

ترجمہ:” حضرت سیدنا عبداللہ بن مسعود ﷠فرماتے ہیں کہ ریت کی طرح قرآن کو نہ پھیلاؤ اور شعروں کی طرح قرآن کو بے ادبی سے نہ پڑھو اس کی عجائبات پر غور کرو اور دلوں میں اثر لیتے جاؤ اور اس میں دوڑ نہ لگاؤ کہ جلد سورت ختم ہو ۔“

مذکورہ بالا آیات کریمہ میں ترتیل کے ساتھ پڑھنے کا حکم دیا گیا اور ذکر کردہ تمام تفاسیر اور لغات سے یہ واضح ہوگیاکہ ترتیل کا معنی تجوید ہے ۔لھذا یہ ثابت ہوگیا کہ علم تجود وہ علم ہے جو قران پاک سے ثابت ہے

## حدیث پاک سے علم تجوید کا ثبوت:

نبی رحمت شفیع امتﷺ نے لوگوں میں بہترین اور افضل اس شخص کو قرار دیاجو قران سیکھے اور سکھائے،اور قران پاک کے سیکھنے کا مطلب یہ ہے کہ قرا ن پاک کے معانی و مطالب کو سمجھا جائےاور قران پاک کے معانی اور مطالب کو سمجھناکلام مجید کے صحیح تجوید کے ساتھ پڑھنے پر موقوف ہے چنانچہ جامع القران ،خلیفہ ثالث ، حضرت سیدنا عثمان غنی ﷜سے مروی ہے کہ سرکار دوعالم ﷺ نے ارشاد فرمایا؛

خَیْرُکُمْ مَنْ تَعَلَّم َالْقُرْاٰنَ وَعَلَّمَہٗ[[20]](#footnote-20)

ترجمہ:”تم میں سے بہترین شخص وہ جو قران پاک سیکھےاور دوسروں کو سکھائے“

اسی طرح نبی اکرم نور مجسم شفیع معظم ﷺ نے جب سیدنا عبداللہ بن مسعود﷜کو قران مجید کی قراءت کرتے ہوئے سنا تو ارشاد فرمایا

مَنْ سَرَّہٗ أَنْ یَقْرَ أَالْقُرْاٰنَ غَضًّاکَمَا أُنْزِلَ فَلْیِقْرَ أْہُ عَلَی قِرَاءَتِ أُمِّ عبْد[[21]](#footnote-21)

ترجمہ: ”جو شخص اس بات کو محبوب رکھتا ہے کہ قران مجید کو تروتازہ اور عمدہ ہونے کی حالت میں پڑھے اسی طرح تلاوت کرے جس وہ نازل ہوا تھا تو اسکو ابن ام عبد (سیدنا عبد اللہ بن مسعود ﷜) کی قراءت کے موافق تلاوت کرنی چاہئے“

نبی کریم رؤوف الرحیم ﷺنے سیدنا عبد اللہ بن مسعود ﷜کے قراءت طرح پڑھنے کا حکم اسلئے دیا کہ آپ ﷜کے کو قران کریم کی تجوید و تحقیق وترتیل سے وافر وعظیم حصہ عطا کیا گیا تھا ، آپ ﷜آواز کی خوبصورتی،ترتیل کی عمدگی میں مشھور تھے

اسی طرح جو قران پاک کو تجوید کے ساتھ پڑھے گا اور اسکی احسن انداز میں قراءت کرے گا اور اسکے معانی مطالب میں غور کریگا اس شخص کو آخرت میں مقربین فرشتوں کا مرتبہ حاصل ہو گاجیسا کہ ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ طیبہ طاہرہ ﷞فرماتی ہیں؛

عن عائشۃ قالت ،قال رسول اللہ ﷺ ”اَلْمَاهِرُ بِالْقُرْآنِ مَعَ السَّفَرَةِ الْكِرَامِ الْبَرَرَةِ، وَالَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَيَتَتَعْتَعُ فِيهِ وَهُوَ عَلَيْهِ شَاقٌّ لَهُ أَجْرَانِ“[[22]](#footnote-22)

ترجمہ: کہ ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ طیبہ طاہرہ ﷞فرماتی ہیں کہ نبی پاک صاحب لولاک ﷺفرماتے ہیں،” قرآن کریم کاماہر اور مشاق برگزیدہ فرشتوں کے ساتھ ہوگا۔اور جو قرآن کواٹک اٹک کراور مشقت کے ساتھ پڑھتا ہے اس کودوہرااجر ملے گا۔

مذکورہ بالا احادیث میں قران مجید کو پرھنے کے جتنے فضائل ذکر کیے گئےوہ سب قران پاک کو تجوید سے پڑھنے کے ساتھ مشروط ہے گویا کہ ان فضائل کے حصول کا دارومدارعلم تجوید کے سیکھنے پر ہے۔

## اجماع امت سے علم تجوید کا ثبوت:

جس طرح علم تجوید کا ثبوت قران پاک اور حدیث رسول ﷺسے ثابت ہے اسی طرح پوری امت کا اس بات پر اجماع ہے کہ علم تجوید کا حاصل کرنا ہر مسلمان پر بقدر ضرورت واجب ہے

علامہ شیخ محمد مکی نصر الجِریسی ﴿نہایۃ القول المفید﴾ میں فرماتے ہیں؛

فَقَدْإِجْتَمَعَت ِالْاُمَّۃُ الْمَرْحُوْمَۃُ علیٰ وُجُوْبِ التَّجْوِیْدِ منْ زَمَنِ النَّبِیِّ ﷺإلیٰ زَمَانِنَاوَلَمْ یُخْتَلَفْ فِیْہِ عَنْ أَحَدٍ مِّنْہُمْ ،وَھٰذَامِنْ أَقْوَی الْحِجَجِ[[23]](#footnote-23)

ترجمہ:”بے شک نبی ﷺ کے زمانے سے ہمارے زمانے تک ،ساری امت نے تجوید کے واجب ہونے پر اتفاق کیا ہے اور اس میں کسی نے بھی اختلاف نہیں کیا ۔اور یہ (اختلاف نہ کرنا )بجائے خود اسکے ضروری ہونے پر ایک نہایت قوی دلیل ہے “

لھذا یہ ثابت ہوگیا کہ علم تجوید وہ علم ہے جو قران پاک ،حد یث رسولﷺ اور اجماع امت سے ثابت ہے اور یہ اس علم کے اھم ہونےپر برھان مبین [[24]](#footnote-24)ہے،اور جس چیز کا حکم قران ،حدیث اور اجماع امت سے ثابت ہو اسکے تارک کے خطاوار ہونے میں کیا شک ہوسکتا ہے ،یہ تو ایک بدیھی امرہے۔

# علم تجوید کی ضرورت:

مندرجہ بالا تفاصیل سے یہ بات ثابت ہوگئی کہ قران و حدیث اور اجماع امت کی رو سے علم تجوید کا حاصل کرنا اور اسکے موافق پڑھنا واجب وضروری ہے۔کیونکہ یہ بات پہلے گزر چکی ہےکہ قرآن مجید کو عربی زباں میں نازل کیا گیا ہے،اور عربی زبان کا معاملہ دوسری زبانوں سے مختلف ہے،کیو نکہ دوسری زبانوں میں غلط تلفظ اور ادائیگی سے معنی اتنا نہیں بگڑتاجتنا عربی زبان میں معنی میں تبدیلی آتی ہیں۔مثال کے طور پر اردو زبان میں بہت سے ایسے الفاظ ہیں جنکا تلفظ انکے رسم الخط سے مختلف ہے جیسے "مطلب"کو "ط "سے لکھا جاتا ہےاور "متلب "پڑھا جاتا ہے ،"فضل "کو "فزل "،"مثال "کو "مسال "،"ظاھر" کو" زاھر" بولا جاتا ہے اور اسے غلطی شمار نہیں کیا جاتا،اور نہ ہی عیب سمجھا جاتا ہے ،لیکن قران پاک میں اگر "ضاد"کو" دال "پڑھے یا "قاف" کو "کاف" پڑھے تو معنی برعکس ہوجائیگااسکی چند مثالیں درجہ ذیل ہیں

(1)اللہ عزوجل کا فرمان ہے﴿ قل ھو اللہ احد ﴾یہاں "قل" قاف کے ساتھ ہے جسکے معنی ہے ”اے محبوب آپ فرمادیجئے “اور پوری آیت کا معنی ہے”اے محبوب آپ فرمادیجئے وہ اللہ ایک ہے “اگر ہم "قل "کو کاف کے ساتھ پڑھےیعنی" کل "پڑھے، تو اسکا معنی بلکل الٹ ہوجائے گامعنی ہوگا آپ کھا لیجئے

(2)سورہ میں اللہ عزوجل نے فرمایا﴿وَاللّٰہُ عَلِیْمٌ حَکِیْمٌ ﴾یہاں" علیم" عین کے ساتھ ہے جسکا معنی ہے ”جاننے والا “پوری آیت کا معنی ہے” اور اللہ جاننے والا اور حکمت والا ہے ۔“اگر ہم "علیم" کے بجائے "الیم" ھمزہ کے ساتھ پڑھے تو اسکا معنی ہے ”دردناک “اور پوری آیت کا معنی بالکل بگڑ جائیگا

(3)اسی طرح سورہ کہف میں فرمایا ﴿وَکَلْبُھُمْ بَاسِطٌ ذِرَاعَیْہِ بِالْوَ صِیْد﴾ یہاں "کلبھم "کاف کے ساتھ ہے جس کے معنی ہے ”انکے کتے “پورے کا معنی یوں ہوگا ”انکے کتے نے اپنی کلائیا ں غار کی چوکھٹ پر پھیلائے ہوئے ہیں۔“اگر ہم "کلب "کی جگہ "قلب "قاف کے ساتھ پڑھے تو معنی بنے گا ”انکا دل یعنی انکے دل نے اپنی کلائیا ں غار کی چوکھٹ پر پھیلائے ہوئے ہیں“

(4) اسی طرح ایک لفظ ہے ﴿خَلَقْنَا ﴾قاف ساکن ہے جسکا معنی ہے” ہم نے (مخلوق)کو پیدا کیا ۔“لیکن اگر ہم قاف کے اوپر زبر پڑھے اسطرح پڑھے" خَلَقَنَا "تو اسکا معنی ہوگا ”اس نے ہمیں پیدا کیا ۔“

(5) اسی طرح سورہ فاتحہ میں فرمایا ﴿اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ ﴾تاء کے زبر کے ساتھ جسکا معنی ہے” (اے رب مجھے ان لوگوں کےراستے پر چلا ) جن پر تو نے انعام کیا “لیکن اگر تاء پر پیش پڑھے "اَنْعَمْتُ "تو معنی بنے گا ”میں نے ان پر انعام کیا“

درجہ ذیل مثالوں سے یہ واضح ہوگیا کہ ایک لفظ کو اگر اسکے مخرج سے ادا نہ کیا گیاتو وہ حرف پورا ہی بدل جائیگا ،اسی طرح زبر کی جگہ زیر یا کوئی اور حرکت پڑھی گئی تو وہ معنی بلکل ہی بگڑے گا اور نماز میں کوئی ایسی غلطی ہو جس سے معنی میں فساد آئے تو نماز فاسد ہو

جاتی ہے ۔بعض اوقات معنی میں اتنا بگاڑ پیدا ہوتا ہے جو کفر کو مستلزم ہو ۔ اس قسم کی سنگین غلطیاں ہم اکثر کرتے رہتے ہیں جسکی وجہ صرف یہی ہے کہ فن تجوید کی طرف توجہ نہیں ہے۔

چنا نچہ قران پاک کو تجوید کے ساتھ نہ پڑھنے والوں پر وعید نازل ہوئی ہے ۔حضرت انس بن مالک﷜ سے روایت ہے؛

قال انس بن مالک ﷜ رب تال للقرآن والقرآن یلعنہ[[25]](#footnote-25)

ترجمہ:حضرت انس بن مالک﷜ فرماتے ہیں ”بہت سے قران پڑھنے والے ایسےہیں کہ قرآن خود ان پر لعنت کرتا جاتا ہے“

اس حدیث کے مصداق تین قسم کے لوگ ہیں

(ا) بےعمل قاری

(2) اپنی رائے سے قران کی تفسیر کرنے والا

(3)قران مجید کو خلاف تجوید پڑھنے والا

حضرت سیدناعبدا للہ بن مسعود﷜ سے ایک مرفوع روایت ہے

قَالَ مَسْعُوْدُ بْنُ یَزِیْدُ الْکُنْدِیُّ قَالَ کَانَ إِبْنُ مَسْعُوْد یُقْرِئُ الْقُرْاٰنَ رَجُلًا ،فَقَرَ أَالرَّجُلُ﴿ اِنَّمَا الصَّدَقَاتُ لِلْفُقَرَاءوالمَسَاکِیْن﴾ مُرْسَلَۃً ،فَقَالَ إِبْنُ مَسْعُوْدٍ مَا ھٰکَذَا أَقْرَ أَنِیْھَا رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺفَقَالَ :کَیْفَ أَقْرَ أَکَھَا یَا أَبَا عَبْدِالرَّحْمَان ؟فَقَالَ أَقْرَ أَنِیْھَا ﴿ اِنَّمَا الصَّدَقَاتُ لِلْفُقَرَاۤءوالمَسَاکِیْن﴾فَمَدُّوْھَا [[26]](#footnote-26)

”کہ وہ خود کسی شخص کو قرآن شریف پڑھارہے تھے اس نے﴿ اِنَّمَا الصَّدَقَاتُ لِلْفُقَرَاءوالمَسَاکِیْن﴾،کو مد کے بغیر پڑھا تو آپ نے اس کو ٹوکا اور فرمایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اس طرح نہیں پڑھایا ہے، تو اس نے دریافت کیا کہ پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو کس طرح پڑھایا ہےتو حضرت سیدناعبدا للہ بن مسعود﷜ نے یہ آیت پڑھی اور﴿ لِلْفُقَرَآء﴾پر مد کیا“

غور کرنے کا مقام ہے کہ حرف یا حرکت کے چھوٹنے یا بدلنے پر نہیں صرف مد کے چھوٹنے پرآپ ﷜اپنےشاگرد کو ٹوکا، اور سرور کونین ﷺ کی قرأت کے مطابق پڑھ کر سنایا ؛ تاکہ وہ حرف کو کھینچ کر پڑھنے میں بھی خلاف سنت کا مرتکب نہ ہو۔اسلئے قرآن کریم کو اسی طرح پڑھاجائے جس طرح وہ نازل ہوا ہے یعنی حروف کو ان کا حق اسی طرح دیا جائے کہ مخارج وصفات اور دیگر قواعد کے اعتبار سے ان کی ادائیگی درست ہو اور بے موقعہ وبے طریقہ وقف نہ کیا جائے۔

امام المجودین علامہ شمس الدین ابوالخیرمحمد بن محمد ابن الجزری الشافعی (المتوفی: 833ھ)اپنی مشھور رسالہ﴿مقدمۃالجزریۃ ﴾کے مقدمے میں فرماتے ہیں:

وَبَعْدُ أَنَّ ھٰذِہٖ مُقَدِّمُہٗ فِیْمِا عَلیٰ قَارِئِہٖ أَنْ یَّعلَمَہْ

إذْ وَاجِبٌ عَلَيْهِم مُحَتَّمُ قَبْلَ الشُّرُوعِ أَوَّلاً أَنْ يَعْلَمُو

ترجمہ: ” حمد و صلوۃ کے بعد یہ مقدمہ ایسے امور کے بیان میں ہے جنکا جاننا قران پاک پڑھنے والوں کے لئے ضروری ہے ،اس لئے ضروری ہے کہ قرآن پاک کو سیکھنے سے قبل علم ِتجوید کو سیکھا جائے “[[27]](#footnote-27)

اسکے بعد امام ابن جزری﷬ نے تجوید کے قواعد بیان کیے ۔تو دیکھئے امام المجودین امام ابن جزری علیہ الرحمہ نے قران پاک پڑھنے کے لئے علم تجوید کے قواعد کے سیکھنے کو ضروری قرار دیا ۔ آگے آپ ﷬نے قران پاک کو تجوید کے ساتھ نہ پڑھنے والوں کے لئے وعید بیان فرما ئی ، آپ ﷬فرماتے ہیں؛

وَ الأَخْذُ بِالتَّجْوِيْدِ حَتْمٌ لازِمُ مَنْ لَمْ يُجَوِّدِ الْقُرَآنَ آثِم-

لأَنَّهُ بِهِ الإِلَهُ أَنْزَلاَ وَ هَكَذَا مِنْهُ إِلَيْنَا وَصَلا[[28]](#footnote-28)

ترجمہ :”اور (علم) تجوید کا حاصل کرنا واجب و لازم ہے کہ جو قرآن کو تجوید سے نہیں پڑھتا وہ گنہگار ہے،

کیونکہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کو تجوید کے ساتھ نازل فرمایا ،اور اُسی طرح اللہ کی طرف سےےیہ ہماری طرف پہنچا۔“

خلاصہ کلام یہ ہیں علم تجوید کا حصول ہر حال میں ضروری ہیں اور جو شخص قدرت کے باوجود الفاظ کی ادائیگی پر قادر نہ ہو اسے قران مجید کے صحیح پڑھ سکنے کے لئے اسوقت تک کوشش کرتے رہنا واجب ہے جب تک الفاظ کے صحیح ادا کر سکنے سے نا امید نہ ہو جائے۔چنانچہ امام القراء حضرت العلّام مولانا قاری ضیا ء الدین احمد علیہ الرحمہ اپنی کتاب ﴿ضیا ء القراءۃ ﴾میں قران پاک کے قاری کو تنبیہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں ؛

”اللہ تعالی نے جب ترتیل کا حکم ظاہر فرمایا اور علماء و قراء ترتیل کا حکم بتلانے والے اور ترتیل کے ساتھ کلام اللہ پڑھانے والے ہر زمانے میں موجود ہیں، تو نہ دنیا میں یہ عذر ہوسکتا کہ ہم کو ترتیل کا ضروری ہونا معلوم نہیں اور معلوم ہو بھی تو کوئی سکھا نے والا نہیں اور نہ قیامت میں اللہ تعالی کے سامنے کوئی عذر چلے گا ۔“ [[29]](#footnote-29)

آگے آپ علیہ الرحمہ ترہیبًا[[30]](#footnote-30) فرماتے ہیں

” جیسا کہ دنیا میں کو ئی شخص ملکی تعزیرات کے خلاف کرکے اپنے حاکم کے سامنے یہ عذر نہیں کرسکتا کہ ہم کو معلوم نہ تھا کہ تعزیرات کے خلاف کرنے میں کوئی جرم اور سزا ہے !اگر کو ئی یہ عذر کرے تو قبول نہیں بلکہ بیوقوف بن کر سز ا ضرور پائے گا۔ “ [[31]](#footnote-31)

# علم تجوید کی تعریف:

علم تجوید کا لغوی اور اصطلاحی معنی درجہ ذیل ہے

## تجوید کا لغوی معنی :

تجوید کا لغوی معنی ستھرا یا کھرا ہونا

امام المجودین علامہ شمس الدین ابوالخیرمحمد بن محمد ابن الجزری الشافعی (المتوفی: 833ھ) ﴿النشر فی قراءت العشر ﴾ میں تجوید کا لغوی معنی بیان کرتے ہیں ؛

مَصْدَرٌ مِنْ جَوَّدَتَجْوِیْدًا وَالْاِسْمُ مِنْہُ الْجَوْدَۃٌ ضِدُّ الرَّدَاءَۃ یُقَال ُجَوَّدَ فَلَانٌ فِیْ کَذَاإِ ذَا فَعَلَ ذَالِکَ جَیِّدًا[[32]](#footnote-32)

ترجمہ:” یہ ­(تجوید) جَوَّدیُجَوِّدُ تَجْوِیْدًا کا مصدر ہے اور اسکا اسم مصدر "اجَوْدَہْ"ا (بمعنی عمدگی ونفاست و خوبصورتی ) ہے جو "رَدَاءَۃ "(خرابی و بد نمائی )کی ضد ہے ۔کہا جاتا ہے فلان آدمی نے فلان چیز میں عمدگی اختیار کی جب اسکو نفیس اور اچھا بنایا “

## علم تجوید کا اصطلاحی معنی:

علم تجوید کا اصطلاحی معنی یہ ہیں

ھُوَ عِلْمٌ یُبْحَثُ فِیْہِ عَنْ مَخَا رِجِ الْحُرُوْفِ وَ صِفَاتِھَا

ترجمہ:”علم تجوید اس علم کا نام ہے جس میں حروف کے مخارج اور صفات سے بحث کی جاتی ہے۔“

امام المجودین علامہ شمس الدین ابوالخیرمحمد بن محمد ابن الجزری (المتوفی: 833ھ) ﴿النشر فی قراءت العشر ﴾فرماتے ہے؛

فھو عند ھم عبارۃ عن الاتیان با القراءۃ مجودۃ الفاظ بریئۃ من الرداءۃ فی النطق ومعنا ہ انتتھاء الغایۃ فی التصحیح و بلو غ النھایۃفی التحسین[[33]](#footnote-33)

ترجمہ:”اصطلاح قراء میں تجوید کے معنی ہیں کہ قران مجید کی تلاوت اسطرح کرنا کہ الفاظ و کلمات عمدہ اور حسین طور پر ادا ہوں اور تلفظ و نطق میں تعدی و زیادتی ،رداءۃ و خرابی اور خلل و غلطی سے پاک و صاف ہوں ،یعنی صحیح عمدہ اور سنوار کر پڑھنے میں آخری حدود و انتھاء تک پہنچ جانا“

امام جلال الدین السیوطی (المتوفى:911ھ) ﴿الاتقان فی علوم القرآن﴾میں علم تجوید کی تعریف بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں

وَهُوَ إِعْطَاءُ الْحُرُوفِ حُقُوقهَا وَ تَرْتِيبهَا وَرَدُّ الْحَرْفِ إِلَى مَخْرَجِهِ وَأَصْلِهِ َوَتَلْطِيفُ النُّطْقِ بِهِ عَلَى كَمَالِ هَيْئَتِهِ

مِنْ غَيْرِ إِسْرَافٍ وَلَا تَعَسُّفٍ وَلَا إِفْرَاطٍ وَلَا تَكَلُّفٍ [[34]](#footnote-34)

ترجمہ:”اور وہ حروف کو اُن کے حقوق دینا اور اُن کو مرتب کرنا اور ہر حرف کو اُس کے مخرج اور اس کی اصل کی طرف لوٹانا ہے اور اِس لطف وخوبی کے ساتھ اِس کو زبان سے ادا کرنا کامل ہیئت پر(کہ اس میں)اسراف،تنگی، زیادتی اور تکلف نہ ہو“

## علم تجوید کا موضوع:

علم تجوید کا موضوع حروف تہجی یعنی الف سے یاء تک انتیس حروف ہیں کہ انہی سے قران مجید مرکب ہے۔

## علم تجوید کی غرض و غایت:

کسی علم و فن کے حا صل کرنے سے جو چیز مقصود ہوتی ہے ،اس کو اس علم کی غرض و غایت کہا جاتا ہے ۔اور علم تجوید کی غرض وغایت کو یوں بیان کیا گیا

صَوْنُ اللِّسَانِ عَنِ الْخَطَإِفِیْ کِتَابِ اللّٰہِ تَعَالٰی

ترجمہ:”اللہ عزوجل کے کلام (کی تلاوت) میں زبان کو غلطی سے بچانا “

دوسرے الفاظ میں علم تجوید کی تحصیل کا مقصد یہ ہے کہ قران مجید کے حروف و کلمات کی اس ادا اور تلفظ پر قدرت حاصل ہوجائے

جو نبی رحمت شفیع امت ﷺ سے سیکھا اور حاصل کیا گیا ۔

## علم تجوید کا واضع:

سب سے پہلے اس علم کی بنیاد جس شخصیت نے رکھی اس میں مختلف اقوال ہیں؛

(1)امام ابو الاسود الدلی ﷬ (2)امام الخلیل بن احمد الفراھیدی﷬ (3)امام ابو القاسم عبید بن سالم ﷬

# علم تجوید کے حصول کا حکم:

فن تجوید شرعی طور پر ہر مسلمان مرد و عورت پر حاصل کرنا فرض عین ہے ،کم از کم اتنی آیات کو تجوید کے ساتھ پڑھنے پر قادر ہو جس سے اسکی نماز صحیح طور پر ادا ہو جا ئے ۔اور کتابی صورت میں یہ علم حاصل کرنا فرض کفایہ ہے یعنی محلے کے ایک فرد کا سیکھنا با قی لوگوں کو بری الذمہ کر دیگا ۔جو لوگ قران پاک کو ترتیل کے ساتھ پڑھتے ہیں اللہ تعالی قران میں انکی صفت اس انداز میں بیان فرماتےہیں

اَلَّذِیْنَ اٰتَیْنٰهُمُ الْكِتٰبَ یَتْلُوْنَهٗ حَقَّ تِلَاوَتِهٖؕ-اُولٰٓىٕكَ یُؤْمِنُوْنَ بِهٖؕ-(البقرۃ؎١٢١:٢)

ترجمہ:”جنہیں ہم نے کتاب دی ہے وہ جیسی چاہیے اس کی تلاوت کرتے ہیں وہی اس پر ایمان رکھتے ہیں “

حجۃ السلام اما م ابو حامد محمد بن محمد الغزالی المتوفی (505ھ) اس آیت کی تفصیل میں﴿ إحیاء العلوم الدین ﴾حقوق تلاوت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

وَتِلَاوَۃُ الْقُرْاٰنِ حَقَّ تِلَاوَتِہٖ ھُوَ أَنْ یَشْتَرِکُ فِیْہِ اللِّسَانُ وَالْعَقْلُ وَالْقَلْبُ فَحَظُّ اللِّسَانِ تَصْحِیْحُ الْحُرُوْفِ بِالتَّرْتِیْلِ ،وَحَظُّ الْعَقْلِ الْاِئْتِمَار ،فَاللِّسَانُ یُرَتِّلُ وَالْعَقْلُ یُتَرْجِمُ وَالْقَلْبُ یَتَّعِظُ۔

ترجمہ:”تلاوت قران کےحقوق میں زبان عقل اوردل تینوںشریک ہیں،زبان کا حصہ یہ ہے کہ حروف کو ترتیل کےساتھ صحیح طور پر ادا کریں،عقل کا حصہ یہ ہے کہ اس پر عمل کریں تو زبا ن ترتیل کے ساتھ پڑھتا ہے عقل ترجمہ کرتا ہے اور دل نصیحت حاصل کرتا

ہے “

مُفسر قرآن جامع المعقول والمنقول شیخ احمد المعروف ملاں جیون الحنفی (المتوفی:1130ھ)، ﴿ تفسیراتِ احمدیہ﴾میں ترتیل (علم تجوید )کا حکم بیان فرماتے ہیں؛

وَقَالَ الزَّاھِدُھُوَ فَرْضٌ فِی الصَّلٰوۃِتُفْسِدُ بِدُوْنِہٖ لِاَنَّہٗ مَاْمُوْرٌبِہٖ وَلَمْ یُلْحِقْہُ نَاسِخٌ وَکُتُبُ الْفِقْہِ مَشْحُوْنَۃٌ بِذٰلِکَ[[35]](#footnote-35)

ترجمہ:” اور امام زاہد لکھتے ہیں ترتیل (رعایت وقوف اور اداء مخارج )نماز میں فرض ہیں ان کی رعایت کے بغیر نماز فاسد ہو جائے گی کیونکہ یہ مامور بہ ہیں اور کسی آیت سے اس کا نسخ بھی ثابت نہیں کتب فقہ ان مسائل سے بھری ہوئی ہیں“

امام جلال الدین السیوطی (المتوفى:911ھ) ﴿الاتقان فی علوم القرآن﴾ میں فرماتے ہیں؛

قَدْ عَدَّ الْعُلَمَاءُ الْقِرَاءَةَ بِغَيْرِ تَجْوِيْدٍلَحْنًا[[36]](#footnote-36)

ترجمہ:” بے شک علما نے بغیر تجوید کے (قرآن) پڑھنے کو لحن [[37]](#footnote-37)قرار دیا ہے“

امام احمد رضا خان فاضل بریلوی علیہ الرحمہ ایک سوال کے جواب میں لکھتے ہیں؛ اعلحضرت امام اہلسنت مجدد دین ملت الشاہ

”اتنی تجوید (سیکھنا) کہ (ایک) حرف دوسرے سے صحیح ممتاز ہو، فرض عین ہے بغیر اِس کے نماز قطعا باطل ہے“[[38]](#footnote-38)

اِسی فتاوی رضویہ میں آپ﷬ دوسری جگہ لکھتے ہیں؛

”علمائے کرام قراءت بے تجوید کو لحن (غلط خوانی) بتاتے ہیں اور احسن الفتاوی ،فتاوی بزازیہ میں فرمایا:﴿ ان اللحن حرام بلا خلاف﴾یعنی لحن سب کے نزدیک حرام ہے ۔ ولہذا ائمہ دین تصریح فرماتے ہیں کہ آدمی سے کوئی حرف غلط ادا ہوتا ہے تو اُس کی تصحیح وتعلم میں اُس پر کوشش واجب، اگر کوشش نہ کرے گا، معذور نہ رکھیں گے اور نماز نہ ہوگی، بلکہ جمہور علماء نے اِس سعی کی کوئی حد مقرر نہ کی اور حکم دیا کہ تا عمر شبانہ روز ہمیشہ جہد کئے جائے،کبھی اِس کے ترک میں معذور نہ ہوگا ،یہی قول امام ابراہیم ابن یوسف و امام حسین بن مطیع کا ہے“[[39]](#footnote-39)

امام المجودین علامہ شمس الدین ابوالخیرمحمد بن محمد ابن الجزری (المتوفی: 833ھ) ﴿النشر فی قراءت العشر ﴾قران پڑھنے والوں کی تین قسمیں بیا ن کرتے ہیں

والناس فی ذالک محسن مأجور ومسئ اثم أو معذور۔[[40]](#footnote-40)

الدکتورۃ روضۃ جما ل الحصری ا پنی تصنیف ﴿المنھد المفید فی اصول القراءت والتجوید﴾ میں اسکو یوں بیان کیا

المحسن المأجور :ھوالذی درس التجوید و أتقنہ و قرأ القران فجودہ من غیر لحن۔المسئ المأجور : ھو الذی فی لسانہ عوج لا یتمکن من نطق الحروف جیدا،إما خلقۃ،وإما عجمۃ ویسعی باذلا جھدہ لازالۃ

ذلک من لسانہ۔المسئ المأزور:ھوالذی قدر علی تصحیح کلا م اللہ العربی الفصیح ،و عد ل بہ الی اللفظ الأعجمی

ترجمہ: (١)محسن ماجور (قاری قران کی تین اقسام میں سے پہلا وہ شخص جو اجر وثواب سے مالا مال کیا گیا ہو ):یہ وہ شخص ہے جو علم تجوید کو حاصل کریں اور قران پاک کی قراءت تجوید کے ساتھ بغیر غلطی کے کرے ۔(٢)المسئ الماجور()وہ شخص جسکی زبان میں ٹیڑھا پن ہو اور وہ حروف کی صحیح ادائیگی پر قدرتی طور پر یا عجز ہونے کی وجہ سے قادر نہ ہو،اور وہ اس عیب کو اپنی زبان سے دور کرنے کے لئے مسلسل جدو جہد اور کوشش کررہا ہو ۔(٣)المسئ الما ذور :جو شخص خدائے برتر کے کلا م کو صحیح وعربی اور فصیح تلفظ کے موافق درست اور عمدہ طریقےپر قدرت رکھتا ہو لیکن اسکے باوجود (تساھل و تکاسل کا ثبوت دیتے ہوئے )ایسے تلفظ کی طرف عدول ومیلان کرتا ہے جو عجمیانہ (غیر عربی طریقہ )ہو۔ [[41]](#footnote-41)

خلاصہ کلا م یہ ہے کہ علم تجوید علوم قرانی میں سے ایک بنیادی علم ہے جو خصوصی اھمیت کا حامل ہے اور جب تجوید کے ساتھ قران پڑھا

جائیگا تبھی اسکی تلاوت کا حق ادا ہوگا اور ایسی ہی تلاوت پر حسنات اور انعامات کا وعدہ ہےلیکن اگر تلاوت تجوید کی رعایت کے ساتھ نہیں کی گئی تو اس سے تلاوت کا حق ادانہیں ہو سکتا ۔

1. صحیح مسلم ،رقم الحدیث:1897،جلد 1 ،صفحہ: ،کتاب ؛فضائل القران،باب:فضل من یقوم بالقران ویعلمہ و فضل من تعلم الحکمۃ من فقہ او غیرہ فعمل بھاو علمھا، ناشر مکتبۃ البشری،سنۃ طباعۃ:1443ھ 2023 [↑](#footnote-ref-1)
2. سنن دارمی ،رقم الحدیث:3315،جلد2،صفحہ :321،کتاب فضائل القران،باب فضل من قرأَالقران ،ناشر:دارالکتب العلمیۃ بیروت،لبنان،الطبعۃالاولی:1417ھ/1996م۔المستدرک علی الصیحین،رقم الحدیث:2084،صفحہ:409،کتاب فضائل القران،باب القران مادبۃ أللّٰہ یأجرکم علی تلاوتہ کل حرف عشر حسنات،ناشر:دار احیاء الترث العربی،بیروت، لبنان ،الطبعۃ الاولی:1422ھ/2002م [↑](#footnote-ref-2)
3. المستدرک علی الصیحین،رقم الحدیث:2130،صفحہ:419،کتاب فضائل القران،باب القران،باب فضیلۃ المعوذتین ۔ [↑](#footnote-ref-3)
4. کنز العما ل ،رقم الحدیث: 3066 ،جلد 2 ،صفحہ:23،کتاب الا ذکار،الفصل الخامس فی لواحق الباب،الفرع الاول فی قراءت السبعۃ،ناشر:دار الکتب العلمیہ بیروت ،لبنان ،الطبعۃ الثانیہ:1424ھ/2004م [↑](#footnote-ref-4)
5. شعب الایمان ،رقم الحدیث :2649،صفحہ :483 ایمان کا 19واں شعبہ:تعظیم قران مجید،باب قراءت القران علی لحون العرب [↑](#footnote-ref-5)
6. التمھید فی علم التجوید،صفحہ:3،ناشر:دار الصحابۃ للتراث،سنۃ طباعۃ:م2006م/1427ھ [↑](#footnote-ref-6)
7. سنن ابی داود ،رقم الحدیث :1468،جلد 1،صفحہ:491،کتاب الصلوۃ،باب کیف یستحب الترتیل فی القراءۃ،مکتبۃ البشری : سنۃ طباعۃ: 1443ھ/2022م [↑](#footnote-ref-7)
8. سنن دارمی ،رقم الحدیث:3501،جلد2،صفحہ :347،کتاب فضائل القران،باب التغنی بالقران [↑](#footnote-ref-8)
9. سنن ابن ماجہ،رقم الحدیث:1340،صفحہ:275،ابواب اقامۃ الصلوۃ والسنۃفیھا ،باب فی حسن الصوت بالقران ،ناشر:مکتبۃ البشری ،سنۃ طباعۃ:1443ھ/2022م [↑](#footnote-ref-9)
10. التمھید فی علم التجوید،صفحہ:8،الباب الثانی فی معنی التجوید،الفصل الاول فی التجوید والتحقیق والترتیل ،ناشر:دار الصحابۃ للتراث۔النشر فی قراءت العشر،جلد2 ،صفحہ: 168،فصل :التجوید، ناشر:دارالکتب العلمیۃبیروت،سنہ طباعۃ :2011 [↑](#footnote-ref-10)
11. النشر فی قراءت العشر،جلد2 ،صفحہ: 167،فصل :التجوید۔الاتقان فی علوم القرآن،جلد اول ،صفحہ:205،النوع الرابع والثلاثون فی کیفیۃ تحملہ،فصل ثانی،ناشر: مکتبۃرحمانیۃ [↑](#footnote-ref-11)
12. اسکا معنی یہ ہے کہ جب کسی چیز کی اصل عظیم ہو گی توخود وہ چیز عظمت والی ہوگی جیسے بیٹافرع ہے اور باپ اصل ہے اگر باپ اعلی خاندان سے ہےتو بیٹا بھی عظیم خاندان کا کہلائے گا اسی طرح علم اصول حدیث اشرف ترین اور عظیم علم ہے کیونکہ اسکی اصل حدیث پاک ہے کیونکہ اسکی اصل حدیث سرور دوعالم ﷺ ہے ی [↑](#footnote-ref-12)
13. غرائب التاول و عجائب التفسیر [↑](#footnote-ref-13)
14. الاتقان فی علوم القرآن،جلد 1،صفحہ:166،النوع الثامن والعشرون فی معرفۃ الوقف والابتداء،مکتبہ رحمانیہ، اردو بازار ،لاھور [↑](#footnote-ref-14)
15. التفسیرات الاحمدیہ فی بیان الایات الشرعیہ ،پارہ تبارک ،المزمل الایۃ:4،صفحہ :725،مکتبۃ الحرم اردو بازار ،لاھور [↑](#footnote-ref-15)
16. التفسیرالفخرالرازی المشتھر بالتفسیر الکبیر،جلد 11،صفحہ :155،مکتبۃ التوثیق والدراسات فی دارالفکر،طبعہ اولی 1425ـ1426ھ/2005م [↑](#footnote-ref-16)
17. التفسیر الطبری ،جزء 30ـ29،صفحہ:151،ناشر:دار الاحیاء التراث العربی بیروت ،لبنان [↑](#footnote-ref-17)
18. تفسیر النسفی مدارک التنزیل وحقائق التاویل،جلد3،صفحہ :555،تفسیر سورۃ المزمل ،ناشر:دار ابن کثیر،دمشق ،بیروت،طبعۃ الخامسۃ 1432ھ/2011م [↑](#footnote-ref-18)
19. الاتقان فی علوم القرآن،جلد 1،صفحہ 216،النوع الخامس والثلاثون فی آداب تلاوتہ وتا لیفہ [↑](#footnote-ref-19)
20. صحیح بخاری ،رقم الحدیث :5027،جلد2،صفحہ:1458،کتاب فضائل القران ، باب خَیْرُکُمْ مَنْ تَعَلَّم َالْقُرْاٰنَ وَعَلَّمَہٗ،مکتبۃ البشری ،سنۃطباعۃ:1443ھ/2022۔ جامع ترمذی رقم الحدیث:2918،جلد2،صفحہ:1165،ابواب فضائل القران ،باب ماجاءفی تعلیم القران، سنۃطباعۃ:1443ھ/2022۔ [↑](#footnote-ref-20)
21. احیاءالعلوم ،جلد 1 ،صفحہ 392، بیروت، (کتاب آداب تلاوت القران،باب فی فضل القران واھلہ وذم المقتصرین فی تلاوتہ،فصل فی ذم تلاوۃ الغافلین ،)مکتبۃ العصریہ سنۃ طباعۃ:1430ھ/2009م [↑](#footnote-ref-21)
22. صحیح مسلم، رقم الحدیث :1862،جلد 1،صفحہ:553،کتاب فضائل القران وما یتعلق بہ،باب فضیلۃ حافظ القران،، سنۃطباعۃ:1443ھ/2022 [↑](#footnote-ref-22)
23. نہایت القول المفید [↑](#footnote-ref-23)
24. برھان کا معنی دلیل ہے ،اور مبین کا معنی واضح ہے ،یعنی علم تجوید کا قران ، حدیث اور اجماع امت سے ماخوذ ہونا اس علم کے اھم ہونے پر واضح دلیل ہے۔ [↑](#footnote-ref-24)
25. احیاءالعلوم ،جلد 1 ،صفحہ 392، بیروت، (کتاب آداب تلاوت القران،باب فی فضل القران واھلہ وذم المقتصرین فی تلاوتہ،فصل فی ذم تلاوۃ الغافلین ،)مکتبۃ العصریہ سنۃ طباعۃ:1430ھ/2009م۔تفسیر روح البیان جلد 10 ،صفحہ :243،سورۃ المزمل ،ناشر:دار احیاء التراث العربی،[نوٹ:تفسیر روح البیان میں مذکورہ حدیث میں لفظ " تال "کے بجائے "قارئ"ہے] [↑](#footnote-ref-25)
26. الاتقان فی علوم القرآن،جلد 1،صفحہ:196 ،النوع الثانی والثلاثون فی المد والقصر [↑](#footnote-ref-26)
27. مقدمۃالجزریۃ،رقم الشعر5:-4،ناشر:مکتبہ قادریہ لاہور [↑](#footnote-ref-27)
28. مقدمۃالجزریۃ،رقم الشعر:28-27، باب معرفۃ التجوید،ناشر:مکتبہ قادریہ لاہور [↑](#footnote-ref-28)
29. ضیاءالقرءۃ،ترتیل کا بیان ،صفحہ:12،قدیمی کتب خانہ مقابل آرام کراچی [↑](#footnote-ref-29)
30. ترہیبا کا معنی ہے ڈرانا یعنی مصنف علیہ الرحمہ ان لوگوں کو خوف دلاتےہیں جو تجوید کے ساتھ قران مجید نہیں پڑھتے اور سیکھنے میں لا پرواہی کرتے ہیں [↑](#footnote-ref-30)
31. ضیاءالقرءۃ،ترتیل کا بیان ،صفحہ:12 [↑](#footnote-ref-31)
32. النشر فی قراءت العشر،جلد2 ،صفحہ: 167،فصل :التجوید [↑](#footnote-ref-32)
33. النشر فی قراءت العشر،جلد2 ،صفحہ: 167،فصل :التجوید [↑](#footnote-ref-33)
34. الاتقان فی علوم القرآن،جلد اول ،صفحہ:205،النوع الرابع والثلاثون فی کیفیۃ تحملہ،فصل ثانی۔ [↑](#footnote-ref-34)
35. التفسیرات الاحمدیہ فی بیان الایات الشرعیہ ،پارہ تبارک ،المزمل الایۃ:4،صفحہ :725،مکتبۃ الحرم اردو بازار ،لاھور [↑](#footnote-ref-35)
36. الاتقان فی علوم القرآن،جلد اول ،صفحہ:205،النوع الرابع والثلاثون فی کیفیۃ تحملہ،فصل ثانی۔ [↑](#footnote-ref-36)
37. لحن کے معنی لہجہ اور غلطی دونوں ہیں مگر یہاں لحن سے مراد غلطی یعنی قواعد تجوید کے خلاف پڑھنا ہے ۔لحن کی دو قسمیں ہیں پہلی قسم : لحن جلی یعنی بڑی اور واضح غلطی کو کہتے ہیں جس سے حروف یا ان کی حالتوں میں تبدیلی واقع ہو جیسے الحمد کو الھمد یا انعمتَ کو انعمت ُپڑھنا ۔لحن جلی کا پڑھنا اور سننا دونوں حرام ہے ۔دوسری قسم :لحن خفی معمو لی غلطی کو کہتے ہیں یہ اس وقت پیدا ہوتی ہے جب صفات عارضہ میں غلطی کی جا ئے جیسے مفتوح راء کو پُر (موٹا ) پڑھ دیا [↑](#footnote-ref-37)
38. فتاوی رضویہ جلد 3،صفحہ :253،باب المیاہ ،ناشر:رضا فاونڈ یشن ،لاہور [↑](#footnote-ref-38)
39. فتاوی رضویہ جلد 6،صفحہ :319،باب القراءت،رسالۃ الجام الصاد عن سنن الضاد،ناشر:رضا فاونڈ یشن ،لاہور [↑](#footnote-ref-39)
40. النشر فی قراءت العشر،جلد2 ،صفحہ: 167،فصل :التجوید [↑](#footnote-ref-40)
41. المنھد المفید فی اصول القراءت والتجوید،صفحہ :356،الباب الاول :فضل القران الکریم ،الفصل الرابع،ناشر: دار الکلم الطیب دمشق بیروت،الطبعۃالثانیہ:1426ھ/2005م [↑](#footnote-ref-41)